بھینسے اور بھینس کی قربانی کا حکم

ریفرنس نمبر: SAR7368 تاریخ: 03.07.2021

کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ بھینس اور بھینسے کی قربانی جائز ہے یا نہیں؟

سائل: محمد رضوان (فیصل آباد)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

بھینس اور بھینسے کی قربانی کرنا، بلاشبہ جائز ہے، اس میں شرعی طور پر کوئی حرج نہیں، کیونکہ بھینس، گائے ہی کی جنس (Gender) میں سے ہے، تو جس طرح گائے کی قربانی کرنا، جائز ہے، یونہی بھینس کی قربانی کرنا بھی جائز ہے اور یہ بات قرآن وحدیث، اجماعِ علما، مفسّرین، محدثین اور ائمۂ مجتہدین کے اقوال سے ثابت ہے۔

- **قرآنِ پاک سے ثبوت:**

اللہ پاک نے قربانی کے جانوروں کے لیے "بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ" کا لفظ ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: (وَ لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ) ترجمہ کنزالعرفان: اور ہر امت کے لیے ہم نے ایک قربانی مقرر فرمائی تاکہ وہ اس بات پر اللہ کا نام یاد کریں کہ اس نے انہیں بے زبان چوپایوں سے رزق دیا۔ **(پارہ 17، سورۃ الحج، آیت 34)**

اور پھر خود قرآنِ کریم نے "بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ" کی وضاحت کرتے ہوئے بیان فرمایا: (ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَ مِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ...وَ مِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَ مِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ) ترجمہ کنزالعرفان: (اللہ نے) آٹھ نر و مادہ جوڑے (پیدا کیے) ایک جوڑا بھیڑ سے اور ایک جوڑا بکری سے... اور ایک جوڑا اونٹ کا اور ایک جوڑا گائے کا۔ **(پارہ 8، سورۃ الانعام، آیت 144،143)**

اوپر بیان کردہ آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں مشہور تابعی مفسّر حضرت لیث بن ابو سلیم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "الجاموس والبختي من الأزواج الثمانية" ترجمہ: بھینس اور بختی (اونٹ کی ایک قسم) اُن آٹھ جوڑوں میں سے ہی ہیں (جن کا اللہ پاک نے ذکر فرمایا)۔ **(تفسیرِ درمنثور، تحت ھذہ الآیۃ، جلد3، صفحہ 371، مطبوعہ دارالفکر، بیروت)**

معلوم ہوا کہ بھینس ثمانیۃ ازواج اور بھیمۃ الانعام میں داخل ہے، لہٰذا اس کی قربانی کرنا بھی جائز ہے۔

- **حدیثِ پاک سے ثبوت:**

سننِ ابو داؤد میں ہے: "عن جابر بن عبد اللہ، أن النبي صلى اللہ عليه وسلم قال: البقرة عن سبعة، والجزور عن سبعة" ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گائے سات افراد کی طرف سے اور اونٹ بھی سات افراد کی طرف سے (قربان ہو سکتا ہے)۔

(سننِ ابو داؤد، کتاب الضحایا، باب فی البقر والجزور عن کم تجزی، جلد 2 صفحہ 40، مطبوعہ لاہور)

حدیثِ پاک میں "بقرة" کا لفظ استعمال کیا گیا اور بقرۃ ایک جنس ہے جس کے تحت مختلف قسم کے جانور آتے ہیں، ان میں سے ایک جاموس یعنی بھینس بھی ہے، جیسا کہ لسان العرب میں ہے: البقر جنس والجاموس نوع من البقر ترجمہ: گائے جنس ہے اور اسی کی قسم جاموس یعنی بھینس ہے۔ (لساب العرب، جلد 6، صفحہ 51، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

حضرت مولائے کائنات علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "الجاموس تجزی عن سبعة في الأضحية" ترجمہ: بھینس قربانی میں سات افراد کی طرف سے کافی ہے۔

(مسند الفردوس، کتاب الاضحیۃ، جلد 2، صفحہ 124، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

- **اقوالِ ائمہ سے ثبوت:**

مصنّف ابنِ ابی شیبہ میں ہے: "عن الحسن انّه كان يقول: الجواميس بمنزلة البقر" ترجمہ: حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ بھینس گائے کی طرح ہی ہے (یعنی تمام احکام میں گائے کی طرح ہے)۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 4، صفحہ 357، رقم: 10839، مطبوعہ مکتبۃ الرشد)

فقہِ حنبلی کے بانی حضرتِ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ سے بھینس کی قربانی کے متعلق سوال کیا گیا، تو آپ نے فرمایا: "لا اعرف خلاف هذا" ترجمہ: میں اس کے جواز کے متعلق کسی کا اختلاف نہیں جانتا۔

(مسائل الامام احمد بن حنبل، کتاب الاضحیۃ، صفحہ 4027، مسئلہ 2865، مطبوعہ مدینۃ المنورہ)

علامہ ابنِ مُنذر نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات: 318ھ) لکھتے ہیں: "واجمعوا على ان حكم الجواميس حكم البقر" ترجمہ: اور علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ بھینس کا حکم گائے والا ہے۔

(الاجماع، کتاب الزکاۃ، صفحہ 52، مطبوعہ مکتبۃ الفرقان، دولۃ الامارات العربیہ)

کروڑوں مالکیوں کے پیشوا امامِ مالک بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "انّما هي بقر كلّها" ترجمہ: بے شک بھینس تمام احکام میں گائے کی طرح ہے۔

(مؤطا امامِ مالک، کتاب الزکوۃ، ماجاء فی صدقۃ البقرۃ، صفحہ 294، مطبوعہ کراچی)

حضرت امام یحیٰ بن شرف نووی شافعی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:"انّ البقر جنس ونوعه الجواميس" ترجمہ: گائے جنس ہے اور بھینس اسی کی قسم ہے (لہٰذا جو احکام گائے کے ہیں وہی بھینس کے ہیں)۔

(المجموع شرح المهذب، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ الغنم، جلد6، صفحہ426، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

فقیہ النفس امام قاضی خان حنفی رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات:592ھ) لکھتے ہیں:"الاضحية تجوز من اربع من الحيوان الضان والمعز والبقر والابل ذكورها واناثها وكذلك الجاموس لانّه نوع من البقر الاهلی" ترجمہ: جانوروں میں سے چار کی قربانی جائز ہے، بھیڑ، بکری، گائے اور اونٹ، ان کے مذکر و مؤنث (دونوں کی جائز ہے) اسی طرح بھینس کی قربانی بھی جائز ہے، اس لیے کہ یہ پالتو گائے کی ہی قسم ہے۔

(فتاویٰ قاضی خان، کتاب الاضحیۃ، فصل فیما یجوز فی الضحایا، جلد3، صفحہ348، مطبوعہ کوئٹہ)

اسی طرح فتاوی عالمگیری میں ہے:"(اما جنسه) فهو ان يكون من الاجناس الثلاثة الغنم او الابل او البقر و يدخل فی كل جنس نوعه و الذكر و الانثى منه الخصی و الفحل لاطلاق اسم الجنس على ذالک والمعز نوع من الغنم والجاموس نوع من البقر" ترجمہ: بہرحال جانور کی جنس، تو وہ بکری، اونٹ، اور گائے تین اجناس میں سے ہو اور ہر ایک کی جنس میں اس کی نوع بھی داخل ہے، چاہے وہ جانور نر ہو یا مادہ، خصی ہو یا غیر خصی اور بھیڑ، بکری کی اور بھینس، گائے کی ہی ایک قسم ہے۔ (فتاوی عالمگیری، کتاب الاضحیۃ، الباب الخامس، جلد5، صفحہ297، مطبوعہ کوئٹہ)

شیخ الاسلام والمسلمین اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات:1340ھ) لکھتے ہیں:"حقیقت یہ ہے کہ علماء کے نزدیک بھینس کا گائے کی ہی نوع میں ہونا ثابت ہوا، تو انہوں نے کہا کہ قرآن کا لفظِ بقر بھینس کو شامل ہے۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد20، صفحہ401، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

22ذیقعدۃ الحرام1442ھ/03جولائی2021ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے